24

مومن کی پکار

(فرمودہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۱۸ء)

حضور نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"انسانی ترقی کا منتہا اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔اس کے سوا انسانی ترقی کا اور کوئی منتہا نہیں۔اگر واقع میں انسان، انسان ہو تو اس کے لیے اس کے سوا اور کوئی منتہا نہیں جس طرح بچہ ماں کے دڑ سے کہیں نہیں ٹھہرتا۔اور اگر کوئی غیر عورت اس کو گود میں لینا چاہے تو وہ اس کی گود میں جانا پسند نہیں کرتا۔جس طرح انسان کے علاوہ حیوانوں کے بچے بھی اپنی ماں کا پیچھا کرتے ہیں۔اسی طرح جو انسان ہو اور حقیقی انسانیت اس میں پائی جاتی ہو۔یا حیوان ہی کہلانے کے قابل ہو۔تو وہ اس وقت تک صبر نہیں کر سکتا۔جب تک کہ مہربان خدا کی گود میں نہ چلا جاتے۔کیونکہ خدا ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔اس لیے وہ شخص جو اس کو پا بھی لے۔وہ بھی اپنی تلاش اور جستجو کو ترک نہیں کرتا بلکہ اپنی مراد کو پہنچ کر بھی اس تلاش کو جاری ہی رکھتا ہے۔کیونکہ دنیا کی تمام چیزیں محدود ہیں۔اس لیے جب ان کو پا لیا جاتا ہے۔تو ان کی تلاش اور جستجو ختم ہو جاتی ہے۔لیکن چونکہ خدا کامل ہے اور غیر محدود اس لیے خدا کا حصول کبھی کامل نہیں ہوتا۔

بچہ کی ماں محدود ہے۔اس لیے وہ اس وقت تک روتا ہے جب تک کہ ماں سے نہ ملے، لیکن جب ماں مل گئی۔تو پھر وہ اس کی تلاش ختم کر دیتا ہے۔مگر چونکہ خدا کی معرفت محدود نہیں کہ انسان کہدے کہ میں آخری حد کو پہنچ گیا ہوں۔اس لیے خواہ انسان کتنا ہی عرفان میں بڑھ گیا ہو۔تب بھی جس طرح بچہ ماں کے بغیر صبر نہیں کر سکتا۔اسی طرح انسان بھی ہاتھ بلند کر کے یہی کہیگا۔اهدنا الصراط المستقيم" ماں سے بچھڑے ہوتے بچے کی یہی پکار ہوتی ہے کہ میری ماں کہاں ہے خواہ اس کو ہزار چیزیں دیجائیں تو بھی وہ یہی کہا کرتا ہے۔کہ میں اماں کے پاس جاؤنگا۔ایسی حالت میں اس بچہ کے سامنے ہزار باتیں کر و اس کو مختلف نظارے دکھاؤ۔ دروازے کھٹکھٹاؤ۔ستارے دکھاؤ۔اس سے ذرا سی دیر کے لیے تو خاموش

ہوجائیگا مگر فوراً اپنی اصلی بات یاد کرکے وہی مطالبہ کریگا کہ مَیں نے اپنی ماں کے پاس جانا ہے۔

اسی طرح ہر مومن کی پکار یہی ہوتی ہے۔ ہاں وہ مومن جو خدا کو سارے جہان سے زیادہ محبت کرنے والا اور شفیق خیال کرتا ہے۔ اس کی ہر دم یہی آواز ہوتی ہے کہ مجھے اپنے خدا کو پانا ہے۔

ہاں اس بچہ کی پکار اور اس مومن کی پکار میں ایک فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ بچہ تو غیروں سے کہتا ہے کہ مجھے ماں تک پہنچاؤ، لیکن مومن کہتا ہے لا ملجا ولا منجا منك الا الیك۔ مَیں نے تو تیرے پاس آنا ہے۔ مجھے تو تیرے سوا کوئی ٹھکانا میسّر نہیں آتا۔ وہ دوسرے کا ممنون احسان نہیں ہونا چاہتا۔ بلکہ اس کو پکارنے کے لیے اور اس کو پانے کے لیے اسی کو پکارتا ہے۔

پس جو شخص دیکھے کہ اس کے دل سے اھدنا الصراط المستقیم کی صدا پیدا نہیں ہوتی۔ اس کا دل تاریکی میں ہے اور اس کی ایمانی حالت کمزور ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں مضبوط ایمان عطا فرمائے۔"

(الفضل ۲۴؍ دسمبر ۱۹۱۸ء)